

حضرت علامہ عبدالرحمن صاحب دامت برکاتہم۔

صدر جماعت العلماء، ملتان ڈویژن، شیخ الحدیث مدرسہ منبع العلوم لال پٹنہ۔

مفتی ابوالکلام شفیق لقاہمی المظاہری زید مجرم

ناظم عمومی شعبہ افتاء جماعت العلماء
واستاذ: مدرسہ مظاہر العلوم سلیم ودارالعلوم زکریا دیوبند

شفیق الامت حضرت مولانا محمد شفیق خان صاحب دامت برکاتہم

بانی و مہتمم: مدرسہ مظاہر العلوم سلیم ودارالعلوم زکریا دیوبند

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ، وَلَا عُذْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ، وَالْهَذَا الْمَرْسَلِيُّ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الْمَبْعُوثُ بِالْكِتَابِ الْمُبِينِ ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَبَعْدُ

کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں

قرآن شریف کے حکم کے خلاف ہے

حدیث شریف کے حکم کے خلاف ہے

کیوں کہ

اجماع امت کے خلاف ہے

یہود و نصاریٰ کی مشابہت ہے

بیس پچیس سال کے اندر مسجدوں کو چرچ کی شکل و صورت میں بدلنے کی سازش ہے ہماری آنے والی نسلوں کو قیام رکوع و سجدہ کی حقیقت سے جاہل رکھنا ہے

تعب ہے کہ

بہت سے حضرات جب اللہ والوں یا علماء کرام کے پاس جاتے ہیں تو زمین پر بیٹھ کر ملتے ہیں، لیکن اللہ کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ جاتے ہیں بعض حضرات چل کر آتے ہیں پانچ دس منٹ کی نماز میں کیوں کھڑے نہیں ہوتے؟ ان کا دل اس کو کیسے گوارا کر لیتا ہے؟ یقیناً لاعلمی ہے ورنہ وہ ہرگز نماز میں کرسی پر نہ بیٹھتے

کرسی پر نماز جائز نہیں ہے کیونکہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿ قَدْ فَخَّرَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴾ [المؤمنون : ۱]

یاد رہے ان مسلمانوں نے (آخرت) میں فلاح پائی جو اپنی نمازوں میں خشوع (اختیار) کرنے والے ہیں۔ نماز کا مقصد خدا کی بندگی اور اللہ کے سامنے فروتنی کا اظہار اور اپنی "گناہ" کی ہر طرح کی نفی اور انکار ہے اور نماز کا ایک ایک عمل اس حقیقت کا مظہر ہے، اور اس عاجزی کی کیفیت کا نام ہی خشوع ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں : وَإِنْ مِنْ لَوَايِسِهِ (الخشوع) طُهُورُ الدُّلِّ وَغَضُّ الطَّرْفِ ، وَحَفْضُ الصَّوْتِ ، وَسُكُونُ الْأَعْرَافِ . (شامی مطلب فی الخشوع : ۴۰۷/۲)

خشوع کے لوازمات میں سے یہ کہ نماز کی پر عجزی اور رفتی کا ظہور ہو، نگاہیں نیچی ہوں، آواز پست ہو۔ [اسی کا نام] چنانکہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے میں مذکورہ بالا امور کا ظہور ہوتا ہے لہذا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

﴿ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَوُضُوئِهَا لِلَّهِ قَائِلِينَ ﴾ [البقرة : ۱۱۳۸]

حفاظت کرو سب نمازوں کی (عموماً) اور درمیان والی نماز کی (خصوصاً) اور کھڑے ہو کر اللہ کے سامنے عاجز رہو۔ اور بعض علماء نے " وَوُضُوئِهَا لِلَّهِ قَائِلِينَ " کا ترجمہ کیا ہے " کھڑے ہو کر اللہ کے سامنے" (مدارج القرآن : ۳۷۱/۱)

اللہ تعالیٰ کا صاف اور کھلا ہوا ارشاد ہے کہ اللہ کے سامنے عاجزی، وقار، تواضع، اور ادب کیساتھ کھڑے ہو جاؤ، کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھو، اللہ عزوجل کے آگے سب کیسے فقیر اور محتاج ہیں ﴿ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ﴾ [سورۃ محمد : ۳۸] ایک فقیر محتاج ضرورت مند ہے بس بن کر اپنے مولیٰ اور آقا کے آگے زمین پر بیٹھنے تو اس کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ اور کرسیوں پر مالکوں کی طرح گتے تو اس کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ کسی عقل مند پر پوشیدہ نہیں ہے۔ انسان اللہ کا غلام ہے، غلام ہونے کا تقاضہ ہے کہ اپنے آقا کے سامنے غلام بن کر کھڑا ہونے کے مالک اور اس بویا کر کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا مرضح طور پر تواقف، یا مالداروں میں ہی زیادہ ہے۔

حالانکہ ہونا چاہئے تھا شعر : ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و یاز نکوئی بندہ بانو کوئی بندہ نواز

حدیث میں ہے

عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صلى على الأرض في المَكْرُوبَةِ قَاعِدًا وَقَعَدَ فِي السُّبُحِ فِي الْأَرْضِ فَأَوْتَمَاءُ إِيْمَاءَ . (مسند ابو يعلى الموصلي : رقم الحديث : ۳۹۵۰ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد : رقم الحديث : ۲۸۸۸ . الجزء : ۱۴۹/۲ . المعجم الاوسط : رقم الحديث : ۲۲۶۴ : ۲۸/۳)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بیاری کی وجہ سے) فرض نماز زمین پر بیٹھ کر ادا فرما

ئی اور اول نماز آپ ﷺ نے زمین پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا۔

سن پانچ ہجری میں آپ ﷺ گھوڑے سے گر گئے تھے، جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی تھی۔ بخاری شریف میں ہے:

احبرني أنس بن مالك الأنصاري قال: قال رسول الله ﷺ: ركب قرساً فمُحَضَّ شِبَعُ الْأَيْمَنِ قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى لَنَا بِرُكُوعٍ وَسَلَامَةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ . (صحيح بخاري: رقم الحديث : ۷۲۲۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تھے، مگر نے کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا فرمائی اور ان کے ہاتھوں میں تھیں۔

قال ابن حجر رحمه الله: العلة في الصلاة قاعداً وهي أنك إذا تقدمت . وأما ابن حبان ۳۰۸ هذه القصة كانت في ذي الحجة (بكر الصالح، وفنحها) سنة خمس من الهجرة (فتح الباري : ۱۷۸/۲)

ابن حجر فرماتے ہیں: کہ آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی کہ آپ کا قدم مبارک الگ ہو گیا تھا۔ اور ابن حبان نے بتایا کہ یہ واقعہ ذی الحجین پانچ کا ہے۔ جب آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی تو آپ کے پاس کرسی موجود تھی، چنانچہ مسلم شریف میں ہے: قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ: لَبَّيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَجَلٌ غَرِيبٌ جَاءَ عَنِ ذِي نُوَيْبَةَ لِيَذْبُرِي مَا دَيْتُهُ؟ قَالَ: فَاقْبَلْ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَتَرَكَ حُطْبَتَهُ، حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ ، فَأَتَيْتُ بِكُرْسِيِّ ، حَبِيبْتُ قَوَائِمَهُ مِنْ حَبْنِيدٍ، قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي بِمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ أَتَى حُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ قَائِمًا . (مسلم، باب حديث التلميح في الخطبة : رقم الحديث : ۸۷۶۶، الجزء الثاني)

حضرت ابو رفاعہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کھڑے رہے تھے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ایک اجنبی آدمی ہے، اس کو یہ معلوم نہیں کہ دین کیا ہے؟

جماعت العلماء تامل ناؤ کے تقریباً تین سو پچاس علماء کا متفقہ فیصلہ: ۲۰ صفر المظفر ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۵ جنوری ۲۰۱۱ء کو شہر "مدورائے" میں تامل ناؤ کے تقریباً تین سو پچاس علماء و حضرت علامہ عبدالرحمن صاحب دامت برکاتہم (صدر جماعت العلماء و شیخ الحدیث مدرسہ منبع العلوم لال پٹنہ) کی صدارت میں جمع ہوئے۔

اور روز بروز مساجد میں کرسیوں کی کثرت پر بحث و مباحثہ ہوا، محذوران و غیر محذوران کے حالات کا جائزہ لیا گیا، سنا لیا گیا، نتیجہ متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا:

محذوران حضرات زمین پر ہی بیٹھ کر نماز پڑھیں۔ کھنٹوں میں زیادہ درجہ ہو تو پاؤں کی تکیوں کی طرف پھیلا لیں، جیسا کہ الدرا اللخاری میں ہے۔ قابل غور بات یہ کہ مجلس میں موجود تمام علماء نے مندرجہ بالا فیصلہ یکم اتفاق کیا، جن حضرات کو کچھ حقیقی محذوران کی وجہ سے شبہ ہوا، صدر محترم نے اس کا ازالہ فرمایا۔

بیانات سننے کے لئے مسجدوں میں کرسیاں لگانا: مسجدوں اور مسجدوں کو تکشون ہال (Function Hall) کی شکل دینا مسجد کے تقدس اور احرام کے خلاف ہے۔ اور مسجد کے احرام کو پامال کرنا ہے جو بالاقا حرام ہے، لہذا وعظ و نصیحت کے لئے مسجد میں ایک آدھ کرسی بچھائی جائے تو گنجائش ہے، لیکن آپس میں تباہ خیال اور بیانات کے سننے کیلئے کرسیاں بچھنا ہرگز بزرگ درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلہ اتم واحکم

مسجدیں اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں، اللہ کے شعائر کا احرام اسی طرح کرنا فرض ہے، جیسا کہ اللہ کے رسول، اور ان کے صحابہ تابعین وقفہا، علماء نے کیا ہے۔ لہذا مسجدوں میں کرسیاں بچھانا اور مسجدوں کو تکشون ہال (Function Hall) کی شکل دینا مسجد کے تقدس اور احرام کے خلاف ہے۔ اور مسجد کے احرام کو پامال کرنا ہے جو بالاقا حرام ہے، لہذا وعظ و نصیحت کے لئے مسجد میں ایک آدھ کرسی بچھائی جائے تو گنجائش ہے، لیکن آپس میں تباہ خیال اور بیانات کے سننے کیلئے کرسیاں بچھنا ہرگز بزرگ درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلہ اتم واحکم

شائع کردہ: شعبہ افتاء جماعت العلماء تامل ناؤ۔ ملنے کا پتہ: مدرسہ مظاہر العلوم، سلیم تامل ناؤ۔ ٹیلیفون: 09443391412

PUBLISHED BY : JAMA'ATHUL ULAMA, TAMIL NADU, COPIES CAN BE HAD FROM MADRASA I MAZAHIRUL ULOOM- SALEM TAMIL NADU, PH : 09443391412

اور رفاعہ ﷺ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنے خلیفہ کو چھوڑ دیا، اور آپ میرے پاس تشریف لائے، پھر کرسی لائی گئی، میرا خیال ہے کہ اس کے پاؤں لوہے کے تھے، اور آپ اس پر بیٹھ گئے، اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کو سکھایا تھا، مجھے بتایا، پھر آپ خطبہ کے لئے تشریف لے گئے اور اس کو کھڑے ہو کر مکمل فرمایا۔

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مسجد نبوی میں کرسی موجود تھی، لیکن باوجود چوٹ لگنے کے کبھی بھی آپ نے کرسی پر نماز ادا نہیں فرمائی، حالانکہ نبی ﷺ پر ضروری ہوتا ہے کہ جو امور شرع میں جائز ہوں ان کو حلال لیں۔

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ مَرَّةً يَضُءُ ، فَزَاءَهُ مَرَّةً يَضُءُ عَلَيَّ وَسَادَةَ قَرْمِي بِنَاءِ ، وَأَخَذَ عُودًا لِيَضُءَ عَلَيَّ فَخَذَهُ قَرْمَانِيهِ وَقَالَ : ضَلَّ عَلَيَّ الْأَرْضُ إِنَّ اسْتَطَعْتَ وَإِلَّا فَأَوْمِي إِيْمَاءً . (اتحاف الصحيرة الماهرة : ۲۰۷/۲ . رقم الحديث : ۱۳۴۸)

حضرت ابو الزبیر حضرت جابر ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیماری کی عیادت فرمائی، اس کو دیکھا کہ وہ تکیہ پر نماز ادا کر رہے، آپ ﷺ نے اس کے تکیہ کو پھینک دیا، پھر اس نے نماز کے لئے ایک تکیہ لکڑی کا انتخاب کر لیا، تاکہ اس پر نماز پڑھے، آپ نے اس کو بھی لکڑی لیا اور پھینک دیا، اور فرمایا: زمین پر نماز پڑھو، ورنہ ارشاد سے نماز ادا کرو

عَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : بَلَسْرِيضُ صَلَّيَّ عَلَيَّ وَسَادَةَ قَرْمِي بِنَاءِ ، وَقَالَ ضَلَّ عَلَيَّ الْأَرْضُ ، إِنَّ اسْتَطَعْتَ ، وَإِلَّا فَأَوْمِي إِيْمَاءً ، وَأَجْعَلُ سَجُودَكَ أَحْفَضَ مِنْ رُكُوعِكَ . (سنن البيهقي رقم الحديث : ۳۶۶۹)

حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک بیمار سے فرمایا: جو تکیہ پر نماز پڑھ رہے تھے، اور آپ نے اس تکیہ کو پھینک دیا تھا، تاکہ اس کو گھسارے بس میں ہو تو نماز زمین پر ادا کرو، ورنہ ارشاد سے نماز پڑھو، اور تمہارے سجدہ میں رکوع سے زیادہ جھکو۔

وفى رواية : ضلَّ بالأرض (سنن البيهقي رقم الحديث : ۳۶۷۰) ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: زمین کے ساتھ نماز پڑھو۔ کجلی روایت اور دوسری روایت میں فرق یہ کہ، کجلی روایت میں ہے "زمین پر پڑھو" اور دوسری روایت میں ہے "زمین کا ساتھ پڑھو"

عن جبلة قال: سألت ابن عمر وأبنا أشجع عن الصلاة على المبرورين ، فقال : لا تتخذ مع الله إيماء آخر وقال : لا تتخذ لله إيماء ، ضلَّ قاعداً ، وأخذ على الأرض ، فإن لم تستطع فأومِ إيماءً ، وأجعل السجود أحفض من الركوع . (سنن البيهقي رقم الحديث : ۳۶۷۲)

جبلة نے حضرت ابن عمر ﷺ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عمر سے مجھے پر نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا، انہوں نے جواب دیا: اللہ کے ساتھ دوسرے سجدوں بنا تا مگر فرمایا اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک نہ کرنا نماز بیٹھ کر پڑھو، اور زمین پر سجدہ کرو، اور سجدہ میں رکوع کے مقابلہ زیادہ جھکو۔ مذکورہ احادیث میں زمین پر پڑھو کا لفظ جو بار بار آیا ہے، غور طلب ہے۔

علامہ کرام حضور ﷺ کے مبارک زندہ سے آج تک کرسیوں کو بیٹھنے آئے ہیں، اور اگر کسی بھی شکل میں کرسیوں پر بیاروں کو نماز کی گنجائش لگتی تو ضرور باہر ضروری نہ کی عنوان کے تحت وہ بیان کرتے۔

زمین پر بیٹھ کر بھی کب نماز درست ہوتی ہے؟

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

من تعذرت عليه القيام لمرحض حقيقي، وحده أن يلحقه ضررٌ، وفي البحر اراد بالتعذر التعذر الحقيقي بحيث لو قام سقط، أو حكمي، بان خاف اي غلبت على ظننه بتجربة سابقة أو إختيار طبيبي مسلم حاذق زيادته أو بظنة فوره ببقيايه أو دوران راسيه ، أو وجد لقبيايه المشاشيدنا صلي قاعداً، ولن لو يكن كذلك (اي بمادكر) ولكن يلحقه نوع مشقة لايجوز ترك القيام . (باب صلاة المريض، در مع الرد : ۵۶۴/۲، ۵۶۴/۲)

جواز القيام کوسا قف کرنے والے ہیں وہ دوسرے کے ہیں: یعنی آدمی اذیت محذور ہو کہ قیام اس کے لئے ممکن نہ ہو۔

عذر حکمی : اس درجہ محذور نہ ہو کہ قیام پر قدرت ہی نہ ہو، بلکہ قدرت تو ہو مگر جانے کا اندیشہ ہو، یا ایسی کمزوری ہو جس کو شریعت نے عذر میں شامل کیا ہو۔ مثلاً بچہ ہے اور اس کو ساقیہ تجربہ سے یا ماہر مسلم ڈاکٹر کے کہنے سے گمان غالب ہے کہ گر جائیگا یا بیماری میں اضافہ ہو جائیگا، یا صحت پانے میں دیر لگی، یا کھڑے ہونے میں پتھر آتا ہو یا ناقابل برداشت درد ہوتا ہو تو ان صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اگر یہ حالت نہ ہو بلکہ ایک طرح کی تکلیف ہو تو یہ شریعت کی نظر میں عذر نہیں، اس صورت میں بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (درجہ اردو : ۵۷۳/۲)

واحتسبوا في السجود فبقيل مايشيخ الإفطار بوقيل بحيث لو قام سقط، بوقيل مايشيخه عن القيام بخوايجه، والأصح أن يلحقه ضرر . (درجہ اردو : ۵۶۴/۲، ۵۶۴/۲)

۱ بعض علماء نے بتایا کہ عذر کی مقدار یہ ہے کہ: اس کو روزہ چھوڑنا جائز ہو جائے۔

۲ اور بعض نے کہا: اگر وہ کھڑا ہوتا ہے تو گر جاتا ہو۔

۳ اور بعض نے کہا: زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا اس کے لئے جائز ہے جو اپنی ضروریات بھی خود سے پورا نہ کر سکا ہو۔

۴ اور سب سے زیادہ صحیح قول یہ کہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا اس کے لئے جائز ہے، جس کو نقصان اٹھانا پڑتا ہو۔ (درجہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے)

بیٹھ کر نماز ادا کرنے والوں پر ضروری ہے کہ علماء محققین کی اس تفصیل پر اپنا جائزہ لیں، اور اگر واقعی اسے پتہ نہیں تو زمین پر بیٹھنے کی گنجائش ہے، ورنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں۔ کرسیاں تو بہت دور کی بات ہے۔

وان تعذرت الفعود أومأ مستطعياً ورحلته نحو القبلة ، غير أنه ينصب ركبتيه (الدر المختار: ۵۶۹/۲)

اگر کوئی شخص پاؤں کو بیٹھنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر پڑھ سکتا ہے، بہتر یہ ہے کہ کھنٹوں کو کھڑا کر لے۔

حضرات علماء کرام کے فتاویٰ کہ کرسیوں پر نماز پڑھنا جائز نہیں

حضرت اقدس مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کرسی پر نماز پڑھنے کے متعلق تحریر فرماتے ہیں :

جواب : کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنا اور کجلی پر سجدہ کے لئے سر جھکانا جائز نہیں۔ الا اس صورت میں کہ زمین پر بیٹھنا طاقت سے باہر ہو جائے۔ زمین پر بیٹھ کر کرسی اونچی چیز پر جو زمین سے ایک باشت سے زیادہ اونچی نہ، سجدہ کر لیا جائے تو عذر کی حالت میں جائز ہے۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں :

الجواب باسم ملهم الصواب :

اگر ایک کرسی پر بیٹھ کر دوسری کرسی پر سجدہ کیا تو صحیح ہو جائیگا، بشرطیکہ سجدہ کے وقت کھنٹے بھی کرسی پر رکھے، لہذا ایسا کرنا گناہ ہے، زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہئے، اور اگر بوقت ضرورت کھنٹے کرسی پر نہ رکھے تو یہ نماز واجب

الاعادہ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض لوگ کرسی پر بیٹھ کر سجدہ کے بجائے اشارہ سے نماز پڑھتے ہیں، اگر زمین پر بیٹھ کر سجدہ کی قدرت ہو تو کرسی پر اشارہ سے نماز نہیں ہوگی۔

فقہ واللہ تعالیٰ اعلم (حسن الفتاویٰ : ۵۱/۳)

دارالعلوم دیوبند کے چار مفتیان کرام کا فتویٰ

جواب : جو شخص قیام پر قادر نہیں لیکن زمین پر بیٹھ کر سجدہ کے ساتھ نماز ادا کر سکتا ہے، تو اس کو زمین پر بیٹھ کر سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے، زمین پر سجدہ نہ کرے تو کرسی پر یا زمین پر اشارہ سے سجدہ کرنا جائز نہیں۔

آگے تحریر فرماتے ہیں:

۱ زمین پر بیٹھ کر ادا کرنا مستنون طریقہ ہے، اسی پر صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین، اولیاء علماء و صلحاء عام عمل رہا ہے۔ نوے کی دہائی سے (یعنی ۱۹۹۰ء) قبل تک کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا رواج نہیں تھا، نہ ہی غیر القرون سے اس کی نظیر ملتی ہے۔

۲ کرسیوں کے بلا ضرورت استعمال سے عقوبت میں بہت غلغل ہوتا ہے۔ حالانکہ اتصال صفوف کی حدیث میں بہت تاکید آئی ہے۔

قال النبي ﷺ راضوا صُفوفكم وقاربوا بها وحادوا بالأعناق فَوَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِي وَإِنِّي لَأَرَى السَّيَاطِينَ تَدْخُلُ مِنْ حَلَلِ الصَّفِّ ، كَأَنَّهَا الْحَدَثُ . (نسائی: ۱۳۱/۱)

۳ بلا ضرورت کرسیوں کو ساجد میں لانے سے غبار (جیسا تیلوں) کی مشابہت ہوتی ہے۔ اور دینی امور میں غیروں سے مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

۴ نماز تواضع و انکساری سے عبادت ہے، اور بلا ضرورت کرسی پر بیٹھ کر ادا کرنے کے مقابلہ میں زمین پر ادا کرنے میں یہ انکساری بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔

۵ نماز میں زمین سے قرب ایک مطلوب شئی ہے، جو کرسیوں پر ادا کرنے میں مفقود ہے۔

مفتی زین الاسلام قاسمی، حضرت مولانا مفتی صبیح الرحمن صاحب

مفتی محمود صاحب بلنڈ شہر، مفتی فخر الاسلام صاحب

۲۵/ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ

کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں ہے

مساجد کے ذمہ داروں سے گزارش ہے کہ اگر وہ اتنی ہمت نہیں کر سکتے کہ مسجد میں موجود کرسیوں کو توڑ دیں، تو کم از کم ان کو مسجد سے نکال دیں

ٹیلیفون: 09443391412

ملنے کا پتہ: مدرسہ مظاہر العلوم، سلیم تامل ناؤ۔

شائع کردہ: شعبہ افتاء جماعت العلماء تامل ناؤ۔

PUBLISHED BY : JAMA'ATHUL ULAMA, TAMIL NADU, COPIES CAN BE HAD FROM MADRASA I MAZAHIRUL ULOOM- SALEM TAMIL NADU, PH : 09443391412